بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲

سبق آموز واقعات

امام
پناہ گاہِ امت

1426419

مشخصات

اسم کتاب : امام، پناہ گاہ امت

تحریر : موسسہ علوی ۲

ترجمہ : ادارہ آثار سبز امروز (سید حسین اختر رضوی اعظمی)

آرٹ : مرتضیٰ امین

کمپوزنگ : الغدیر [illegible] ہند[illegible]

ناشر : ادارہ آثار سبز

تعداد : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : پہلا اویشن-۲۰۱۶

شابک : ۹۷۸-۶۰۰-۷۴۴۱-۶۱-۹

پرائس : ہدیہ

پتہ : خیابان سمیہ، بین شہید مفتح و شہید موسوی پلاک ۱۷۲، تہران ایران فون نمبر ۰۰۹۸۲۱۸۸۸۳۱۴۱۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

عنوان و نام پدیدآور	:	امام پناه گاه امت
مشخصات نشر	:	تهران: آثار سبز۱۳۹۴
مشخصات ظاهری	:	۲۶ص.: مصور(رنگی)
فروست	:	سبق آموز واقعات؛ ۱۲.
شابک	:	978-600-7441-61-9
وضعیت فهرست نویسی	:	فیپای مختصر
یادداشت	:	فهرستنویسی کامل این اثر در نشانی: http://opac.nlai.ir قابل دسترسی است
یادداشت	:	کتاب حاضر ترجمه اردو کتاب " امام پناه امت است"که در سال ۱۳۸۹ توسط انتشارات برای فردا منتشر گردیده است
شناسه افزوده	:	اختر رضوی اعظمی، سید حسین، ۱۳۵۰- ، مترجم
شناسه افزوده	:	امین، مرتضی، ۱۳۶۰- ، تصویرگر
شناسه افزوده	:	موسسه فرهنگی علوی. دبستان علوی شماره دو
شماره کتابشناسی ملی	:	۳۸۶۴۴۰۸

www.ketab.ir

پیارے بچو سلام علیکم

ایک امتحان

آؤ بچو کچھ دیر کے لئے تنہائی میں بیٹھیں اور اپنا محاسبہ کریں شاید کچھ دیر فکر کرنے اور عدل وانصاف سے کام لینے کے بعد ہم صحیح فیصلے اور نتیجے تک پہنچ جائیں اور پھر اس صحیح نتیجے کے ذریعے بہترین فکر کریں، بچوں اپنی اپنی آنکھوں کو بند کرو اور جو میں کہہ رہا ہوں اس کے بارے میں خوب غور و فکر کرو۔ خیال کرو کہ ہم سب ایک بیابان میں برہنہ پا ایک شہر سے دوسرے شہر جا رہے ہیں، دھیرے دھیرے تاریکی چھائی جا رہی ہے، نوری لشکر آہستہ آہستہ اپنی منزل کی جانب جا رہا ہے اور اس کی جگہ ظلمت وتاریکی نے لے لیا ہے، اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں بھیڑئے کی دو چمکتی ہوئی آنکھوں کو دیکھو اور لکڑبگھے کی خوفناک آواز کو سنو یقینا تمہیں شیر اور چیتے کے چنگھاڑنے کی آواز بھی سنائی دے رہی ہوگی؟ ارے تمہارے قدموں کے پاس سے بجلی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز کوئی چیز گزر گئی وہ کوئی اور چیز نہیں بلکہ وہ ایک سانپ تھا۔

تم بہت ہی تھکے ماندے حیران و پریشان ہو، تمہارے قدم تھکے ہوئے ہیں، سر میں درد ہے اور تمہارے لبوں پر ایک ہی آواز ہے خدایا کیا کروں؟ تیرے علاوہ کون ہے جو میری مدد کرے گا؟ اسی اثناء میں ایک پتھر سے پیر ٹکراتا ہے اور تم منھ کے بل زمین پر گر پڑتے ہو آہ یا اللہ ---- تمہاری آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں اور منھ سے چیخ نکل پڑتی ہے، خدایا میری مدد فرما، کیا یہاں کوئی ایسا ہے کیا ایسا ممکن ہے؟ نہیں ہرگز نہیں ---- موت حتمی ہے اب موت کے لئے آمادہ ہوجاؤ۔

بچو! اب تم خود ہی فیصلہ کرو کہ اس گھٹاٹوپ اور بے آسرا اندھیرے میں وہ نور جو تمہیں بچا سکتا ہے وہ کون ہے؟ اسی اثناء میں ایک آواز گونجتی ہے آگے بڑھ رہا ہے، آگے بڑھ رہا ہے تعجب ہے یہ گھوڑے پر سوار کون چلا آرہا ہے جس کے ہاتھوں میں زبردست نور چمک رہا ہے، یہ کون عظیم ہستی ہے ارے یہ تو ہادی ہیں یہ تو رہنما ہیں، خداوند عالم نے انہیں بھیجا ہے تاکہ تمہاری مدد کریں اور تمام پریشانیوں اور مشکلات کو دور کریں، وہ امام ہیں، وہ خود خورشید تابناک ہیں تاکہ نور و ظلمت کی تاریکیوں کو اپنے نور سے دور کریں، تم اپنے ہاتھوں کو ان کے دست مبارک میں دو اور ان کے نقش قدم پر چلو تاکہ نجات حاصل کرلو۔

اب اپنی آنکھوں کو کھولو، وہ تاریکی و خطرات جس میں تم گھرے ہوئے تھے اور اب بھی گھرے ہو اب وہ ختم ہوگئی اور چودہ انوار طاہرین جو سامنے ہیں جنہیں پروردگار عالم نے بندوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے ان کی پیروی کرو، ہم سب کے لئے سب سے بہترین راہ یہی ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلیں اور امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

نیک دعاؤں کے ساتھ۔ ہیئت تحریریہ

www.ketab.ir

امام ، امت کی پناہ گاہ

پہلا سبق

ایک بادیہ نشین عرب نہایت ہی پریشان حال اور مقروض تھا قرض کی رقم بھی بہت زیادہ تھی اور قرض ادا کرنے کی کوئی سبیل بھی نہ تھی بعض افراد نے اس سے کہا کہ تم امام علی نقی علیہ السلام کے پاس جاؤ شاید وہ کوئی راہ حل پیش کریں وہ شخص امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تمام مشکلات بیان کی آپ اس وقت شہر سے باہر تھے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: تم پریشان نہ ہو میں تمہیں اس سے نجات کا حل بتاتا ہوں مگر اس کی مخالفت نہ کرنا ، میں اپنے ہاتھوں سے ایک تحریر لکھ دوں گا اور اقرار کروں گا کہ میں نے تم سے فلاں مقدار میں پیسہ لیا ہے جب تم شہر آنا تو میرے گھر آکر اپنی رقم مانگنا اور اس وقت جب میں تم سے کوئی چیز طلب کروں گا تو تم اسے قبول نہ کرنا اور غصے کے ساتھ اپنی رقم کا مطالبہ کرنا ، یہ کہہ کر امام علیہ السلام شہر کی طرف روانہ ہوگئے ، کچھ دیر کے بعد وہ شخص امام علیہ السلام کے دولتکدہ پر پہنچ گیا اور تمام لوگوں کے سامنے اپنی رقم کا مطالبہ کیا اور غصے کے عالم میں وہ تحریر دکھائی اس مجمع میں خلیفہ متوکل عباسی کے کچھ افراد بھی موجود تھے ، امام علیہ السلام نے بہت زیادہ اصرار کیا کہ مجھے مہلت دیدے ، لیکن اس عرب نے قبول نہیں کیا خلیفہ عباسی کے نمک خواروں نے پورا ماجرا خلیفہ سے بیان کیا اور امام علیہ السلام کی معاشی حالات کے بارے میں بھی بتایا۔

متوکل عباسی نے تیس ہزار درہم امام علیہ السلام کے پاس بھیجا امام علیہ السلام نے تیس ہزار دینار کی وہ تھیلی اس عرب شخص کے حوالے کردی تاکہ وہ اپنا قرض ادا کردے اور پھر بقیہ دیناروں سے اپنی زندگی کے اخراجات پورا کرے۔

کتاب کشف الغمہ ص ۲۳۰ سے ماخوذ

www.ketab.ir